



## سوال

(64) نفاذ اسلام کی کوشش

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو لوگ دعوت دین کا کام کرتے ہیں اور معاشرہ میں مکمل دین کو نافذ کرنا چاہتے ہیں، انہیں اکثر مختلف قسم کے اعتراضات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک اعتراض یہ ہے کہ یہ لوگ دین میں سیاست کو شامل کر کے سیاسی مفادات حاصل کرنے کے چکر میں ہیں۔ یہ لوگ معاشرے میں فتنہ پھیلا رہے ہیں اور لوگوں میں تفرقہ ڈال رہے ہیں اور ان کی وجہ سے معاشرے کا امن و سکون غارت ہو رہا ہے۔ ایسا اعتراض کرنے والے اکثر وہ لوگ ہیں جو مفکرین اور دانشوران ملت کہلاتے ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جو علمائے دین کہلاتے ہیں لیکن دین کو صرف عبادات و اذکار تک محدود سمجھتے ہیں۔ کیا معاشرہ میں مکمل دین کی دعوت دینے والے واقعی فتنہ پرور ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر دعوت دین کا کام اور مکمل دین کے نفاذ کی کوشش واقعی فتنہ پروری ہے جیسا کہ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں تو نعوذ باللہ، اللہ کے رسول و انبیاء علیہ السلام سب سے پہلے فتنہ پرور ہیں کیونکہ دعوت دین کی ذمہ داری اور معاشرہ میں پھیلی ہوئی برائیوں کے خاتمے کی ذمہ داری سب سے پہلے ان ہی رسول اور انبیاء علیہ السلام نے تو نبھائی ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ دعوت دین کی تحریک کے نتیجے میں معاشرہ دو گروہوں میں منقسم ہو گیا۔ ایک گروہ مومنین و صالحین کا اور دوسرا گروہ کفار و مشرکین کا۔ اور ان دونوں کے درمیان جنگیں بھی ہونیں۔ ملاحظہ ہو اللہ کا فرمان :

وَأَقْرَأُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا وَأَعْبَدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانٍ مِّنْخِصْمُونَ ٤٥ ... سورة النمل

”اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اسے لوگو تم اللہ کی عبادت کرو۔ پس وہ دو گروہ میں بٹ کر جھگڑنے لگے۔“

تو کیا نعوذ باللہ صالح علیہ السلام فتنہ پرور تھے کہ دعوت دین کے نتیجے میں ان کا معاشرہ دو گروہوں میں منقسم ہو گیا اور ان کے درمیان لڑائیاں شروع ہو گئیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل پورا معاشرہ ایک گروہ کی شکل میں تھا یعنی سب ہی مشرک تھے۔ لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی تو معاشرہ دو گروہوں میں منقسم ہو گیا۔ کچھ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور کچھ شرک پر اڑے رہے۔ اور اس کے نتیجے میں ان کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں۔ تو کیا نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ پرور تھے؟

یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ فتنہ کے مفہوم کو واضح کیا جائے۔ فتنہ دراصل آزمائش اور امتحان کو کہتے ہیں۔ بہت ساری آیتوں میں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً:



## الم ۱ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۚ ... سورة العنكبوت ۲

”الم! کیا لوگوں کو یہ گمان ہے کہ وہ ایمان لائیں گے اور انہیں بونہی چھوڑ دیا جائے گا اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا۔“

قرآن میں متعدد مقامات پر مال و اولاد اور عورتوں کو فتنہ کہا گیا ہے کہ تو یہ سب چیزیں اسی مضموم میں فتنہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے امتحان لیتا ہے اور آزماتا ہے۔ یہ ساری چیزیں اللہ کی نعمت ہیں۔ یہاں فتنہ کا مضموم یہ نہیں ہے کہ یہ ساری چیزیں فتنہ پرور ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش کا سامان بنایا ہے۔

فتنہ کا ایک دوسرا مضموم ہے عذاب دینا اور ستانا۔ مثلاً یہ آیت ملاحظہ کیجئے:

## إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِالْحَقِّ ثُمَّ لَمْ يُؤْتُوا مَقْلَبَهُمْ عَدَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ ... سورة البروج ۱۰

”بے شک جن لوگوں نے مومن مرد اور عورتوں کو ستایا اور اپنے اس عمل سے توبہ نہیں کیا۔ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور آگ کا عذاب ہے۔“

اس آیت کی رو سے فتنہ پرور وہ لوگ ہیں جو مومنین کو ستاتے اور تنگ کرتے ہیں۔ فتنہ پرور وہ نہیں ہیں جو دین اور اسلام کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ بلکہ دعوت دین کا کام کرنے والوں کو ستانے والے فتنہ پرور ہیں۔ جو لوگ دعوت دین کا کام کرنے والوں لٹے سیدھے اعتراضات کر کے پریشان کرتے ہیں۔ انہیں غور کرنا چاہیے کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اس آیت کی رو سے وہ خود ہی فتنہ پرور ہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ یوسف القرضاوی

سیاسی مسائل، جلد: 2، صفحہ: 326

محدث فتویٰ